بفضل ستار العیوب خلاق

این کتاب تحفه مسمّی به

رسالهٔ گوشه



باعانت مکاندار سید ابوالقاسم صاحب قلندرآبادی

طبع شد در مطبع مسلمانی عبدالله مشتاق

۱۲۸۰

فرمایا وہ تو اندھا ہی تمکو دیکھتا نہین لیکن تم دونو اندھے ہو کیا تم اسکو دیکھتے نہین اُس حدیث کے الفاظ یہ ہین کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ میمونۃ فاقبل ابن مکتوم وذلک بعد ان امرنا بالحجاب فدخل علینا فقال احتجبا منہ فقلنا یا رسول اللہ الیس ھو اعمی لایبصرنا ولا یعرفنا قال افعمیاوان انتما الستما تبصرانہ اور مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین ابوہریرہ سے ایک حدیث مذکور ہی سو اُسمین ہی العینان زناھما النظر یعنے آنکھون کا زنا نامحرم مردون پر نظر کرنا ہی۔ ان آیتون اور حدیثون سے صاف ظاہر ہوا کہ عورت کو نامحرم مرد پر نظر کرنا اور مرد کو نامحرم عورت پر نظر ڈالنا منع ہی عبرت لینے کی بات ہی کہ اس زمانے مین یہ عادت پھیلی ہی کہ بھلے آدمیان اپنی عورتون کو بلند بلند مچانون پر بٹھلا کر تماشا محرم کا اور دوسرے تماشے بتلایا کرتے ہین جب مردان ایسے کام بھلے جانین ناقص العقل عورات کیا برا جانینگے بلکہ شوق سے دیکھا کرینگے آخر مردون کو ان کام واسطے پوچھ ہوگی حدیث کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولُوْنَ عَنْ رَعِیَّتِہٖ یعنے ہر شخص تمھارے مین نگہبان ہی اپنے علاقے والون کا اور تم سب کے سب اپنے علاقے دارون سے پوچھا جاوینگے۔ بعضے بھلے آدمیون کے بھیس والے اپنی عورتون کو محرم کے تماشے واسطے کاریون مین بٹھلا کر کوچہ و بازار مین تماشا دکھلاتے نامحرم مردون کے حسن و جمال سے انکو رجھاتے پھرتے ہین حقیقت مین خود رسوا ہوتے اور انکی لیوتری کرواتے ہین اگر کوئی مومن اس بیحیائی کے کام سے منع کیا اور ایسی چال کو غیرت اور حیا کا مقتضی نہین کہا تو جواب دیتے ہین کہ کیا مضائقہ سرورِ عالم نے حضرت عائشہ صدیقہ کو حبشیون کا تماشا بتائے ہین جواب اسکا یہ ہی

کہ سرور عالم نے تماشا حبشیوں کا بتائے سو سچھ ہے پر گوشے کی آیت نازل ہونے کے آگے تھا
جیسا بعضے صحابہ شراب حرام ہونے کے آگے شراب پئے ہیں پھر اسکو سند کرکے اب کوئی
شراب پیا تو درّے شریعت کے کھاویگا اور اسکے سوائے اسوقت تماشا دیکھنے کے عمر حضرت
عائشہ رضکی سات آٹھ برس کی تھی کچھ جوان نہ تھے اور وہ کھیل جو حبشیوں کا تھا سو وہ
معتدبہ عبادت کا تھا شیطانی کھیل نہیں تھا جیسا کہ عبدالحق دہلوی سفر السعادت کی
شرح میں لکھا ہے سو عبارت اسکی یہ ہے عادت حبشیہ است کہ بہ نیزہائے خود بازی میکنند
و گفتہ اند کہ بازی ایشان از وادی ساز جنگ است با اعداء دین و باین قصد از جملہ عبادات
و معادی آن گردد مثل تیر اندازی و غیرہ بازی میبازند آن روز عید این جملہ در صحن مسجد شریف
این عمل میکردند پس گفتہ کہ این حدیث دلالت دارد بر اباحت در ایام فرح و سرور مثل روز
عید و مانند آن انتہی پھر اس سے صاف معلوم ہوا کہ تمھارا تماشا دکھلانا اس صفت پر نہیں
اور یہ تماشا محرم وغیرہ کا اس درجے پر نہیں ہے پھر سخت حرام نہ ہو تو کیا ہو کیونکہ جوان جوان
رنڈیوں کو اور خوبصورت عورتوں کو بدعتوں کا تماشا دکھلانا اور بیگانے مردوں کی صورتیں
بتلانا قرآن و حدیث سے حرام اور بد ہے اور اجنبی مردوں کو دیکھنے کا حکم آگے ہی معلوم ہو چکا ہے
گو نہ حقیقت میں نامحرم مردوں سے اپنے کو چھپانے ہی کو کہتے ہیں بلکہ جیسا نامحرم سے اپنے
کو چھپانا ہے ویسا ہی آپ بھی انکو دیکھنے سے باز رہنا ہے پھر تم اپنی عورتوں کو چلونوں
اور چقوں اور جھروکوں سے نامحرم مردوں کو جھنکایا کرتے ہو یا وے عورتوں کے جھانکنے
پر راضی رہتے ہو سو کس دلیل سے ہے سو معلوم نہیں بھلا ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ جب ہمکو
تمھاری عورتیں جھانکا کرنا روا ہو تو پھر ہم بھی انکو دیکھ لینا جائز ہو کیونکہ جیسا مردوں کو

نامحرم عورتون پر نظر کرنا منع ہے ویسا ہی عورتون کو نامحرم مردون پر نظر کرنا منع ہے جواب
ہم کہتے ہین کہ اگر ہم بھی تمہارے گھرون مین جھانکین تو تم بھی راضی ہو جاؤ جیسا تم اپنی عورتین
ہمکو جھانکنے سے راضی ہوتے ہو پھر جب ایسا ہو تو گوشہ پردہ کی حجت اٹھ جاتی ہے۔ پردہ اسی
واسطے تھا کہ نامحرمون کو دیکھنے نہ دین جب اس طرح کی تقریر بعضے زن مرید سنتے ہین تو کہتے
ہین کہ حاجی صاحب مکے مدینے مین عورتان برقعہ اوڑھی ہوئی نکلتے ہین سو کیا نامحرم مردون کی
شکل انکے نظر نہین پڑتی پھر اگر ہماری عورتین جھانکین تو کیا قباحت ہے جواب اسکا یہ ہے
کہ مکے مدینے کی عورتین برقع پہنی ہوئی جو نکلتی ہین سو تماشا دیکھنے کے واسطے نہین بلکہ عبادت
واسطے یا ضروری کام کے لئے ہے اور انہین بھی جو اشراف کی بیبیان ہین وے بھی اپنی چھتون کے
لئے برقعہ پہنی ہوئی سر نیچے کئے نکلتی ہین نہ تماشا بدعتون کا دیکھنے اور نہ نامحرم پر نظر کرنے
اگر وے بدعتون کا تماشا دیکھنے اور نامحرم پر نظر ڈالنے کے ارادے سے نکلتی ہون تو وے بھی تمہارے
سر کیے ہوئے کہو پھر اب کون سی دلیل سے عورتون کو جھانکنا درست ہوا یہ بھی جاننا چاہئے
کہ اگر تم مکے مدینے کے لوگ کے رویہ پر چلتے ہو تو تمہاری عورتون کو بھی برقعہ اوڑھی ہوئی
مسجدون کو اور وعظ کی مجلسون کو کیون نہین بھیجتے اور مرد مر گئے پر دوسرے سے نکاح ثانی
کیون نہین کر دیتے اسکو تو ننگ جانتے ہو اسکو ننگ جاننا اور جھانکنے کو روا رکھنا واہ
کیا دینداری اور غیرت ہے غضب تو یہ ہے کہ اس شہر مین جہان مسلمانون کا حاکم ہے
امیرون کے یہان ناچ کی مجلسون مین چلمنون کا اہتمام ناچ راگ رنگ عورتون کا دھوم دھام
کوئی تو جھروکے سے جھانکتی اور کوئی چلمنون سے نظربازی کرتی کوئی پردہ اٹھا دیئے لگائے
بیٹھی پھر تماشائیان عجب طرح کا دونا لطف اٹھاتے ہین ادھر کنچنیون کا ناچ و سنگار ادھر

گھروالیون کا ساز و بہار کسیکا دیدہ پردے کی سوراخ سے نظر آتا کسیکا آدھا مکھڑا جھروکے سے دکھتا کسی کی نت چلونون سے تھرکتی کسی کی بلاق چق سے نظر پڑتی جب تماشا دیکھنے کے لئے مردون عورتون مین جو رکیلا ہوتا ہی تو دو دو ہاتھ پردہ ڈھیلا جاتا ہی پھر تو عجب طرح کی کیفیت حضار مجلس کو حاصل ہوتی ہی جس بیحیائی ورسوائی کو ٹھکانہ نہین
یکایک جو اترا پردہ ہوا سے جھکر ایک نظر آیا ادا سے فی الحقیقت دیکھو تو گھروالے تماشائیون کو کنچنیون کا ناچ نہین دکھلاتے بلکہ گھر والیان اپنا تماشا عالم کو بناتے ہین

چتون کو چیر پردہ پھاڑ عورات	نظر کرتے ہین مردون پر گے بد ذات
ہر اک سوراخ سے انکھین دکھین یون	کہ پھولا ہووے نرگس کا چمن جون
دکھاوے اپنی اختر سی کوئی آنکھ	کوئی مکھڑا دکھاوے چاند سا جھانک
نظر آوے کسیکا ماہ رو بالا	کسی کی نت دکھے جون مہ کا ہالا
کسی کو کوئی مبتلا کے بالا	کرے ہی عشق عالم کا دوبالا

بعضے زن مرید اپنی عورتون کو گھوڑ گاڑیون مین اور ڈولیون مین رتھون پر چڑھا کر باہر میلے ٹھیلے پھراتے ہین خصوصا بدوح شہید پیر پہلوان کے جلسو مین جب جاتے ہین پھر تو کیا پوچھنا چاہیے کہ گھوڑ گاڑیون کی چلونون سے اور ڈولیون رتھون کے پردون سے جھانک تانک ہوتی ہی اور رتھون کے پردون کو چھلنی سا سوراخ دار کر دیتے ہین تا تماشائیان تماشہ بینی چھوڑ کر اس ہفت کے چمن کے سیر مین لگین بلکہ اکثر عاشق مزاج ایسی جگھون مین چست لباس پہن بن ٹھن کر پھرا کرتے ہین تا کوئی گاڑی والی اپنے کو دیکھے اور آپ بھی کسی جھانکنے والی کو اچکا لگے ادھر شوقین کا دھوم ادھر سے رنڈیون کا ہجوم ہر عورت

ہی چاہتی کہ مین اس مرد کے دل پر چڑھون اور ہراک مرد بھی یہی چہتا کہ شاید مین اس نظاری
کو اچھا لگون یہ سب دیوثی کا گناہ مردون کے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہی حدیث مین آیا
ہی کہ دیّوث پر جنت حرام ہی اور اسیطرح جب کہ عورتین باغون کے سیر کو نکلتی ہین تو
انکی بے گوسگی کا کیا حال پوچھے کوئی تو لباس رنگ برنگ کوئی لال کوئی زرد کوئی گیندی گلابی
کوئی عباسی پہنی ہوئی نامحرمون کو اپنا سیر بتلایا کرتی اور بندون کے سامہنے بے تحاشا پہرتی
پھرتی اور انکو اپنا دودھ بھائی سمجھتی ہین اور جو انمین عمدہ ہین وہ حویلیون پر چڑھ کر جھروکون
سے جھانکتی اور اپنی کو دکھاتی ہین ۔ نہ مردون کو اسبات کی شرم نہ ان عورتون کو
حیا پھر شہدون کو مفت مین دید ہی کہ وے عورتین باغ و بازار کے کنارے اور رستون
پر کھڑے ہوئی گھورتی ہین سہ گلزار کی بہار تو دیکھے ہزار بار ۔ پر حسن کی بہار کچھ
اور ہی بہار ہی جب ماہ صفر کا آخر چہار شنبہ آتا ہی تو ایک تازہ گل کھلتا ہی کہ ہر
گلشن و گلزار انکے رنگ برنگ لباسون سے لال پیلا بن جاتا بھولے بچھڑے نئے پرانے یاران
شمع رؤن کی عاشق پروانہ وار اس روز جل بل رہتے ہین قیامت تو یہ ہی کہ اس روز
باغ کو جانا سنت ہی کہتے ہین اور اسی پر کئی واہی روایات بنا لاتے حالانکہ کسی کتاب
مین اس سیر کی سند نہین اور بعضے بڑے آدمی غریب بھی اپنی عورتون کو بیگانے مردون کا
آواز یعنی راگ سناتے کچھ شرماتے نہین جیسا نامحرم عورتون کا آواز مردون کو سننا منع
ہی ویسا ہی نامحرم مردون کا آواز عورتون کو سننا منع ہی جیسا آنکھ کا زنا نامحرم کو دیکھنا
ہی اسیطرح کان کا زنا نامحرم کا آواز خوش برغبت سننا ہی حضرت پیغمبر کے ساتھ ایک وقت ایک
قافلہ مکّے سے مدینے کو جاتا تھا اور کئی اونٹ عورتون کے سواری کے بھی اسمین تھے ایک

شخص خوش آوازی سے کچھ شعر پڑھنے لگا تو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمائے
یا انجشان رفقا بالقواریر یعنے ای شخص شیشون کے ساتھ نرمی کر عورتون کا دل
شیشے کے مانند نازک ہے جیسا شیشے کو توٹ جانے کے اندیشے سے بچاتے اور نرمی کرتے ہین
ویسا ہی انکے دلکو بھی ایسی باتون سے بچایا چاہیے تا انکے پرہیزگاری کا شیشہ توٹ نجاوے
جب حدیثون سے ثابت ہو چکا کہ نامحرم مرد و عورت باہمدیگر دیکھنا دکھانا سننا سنانا حرام اور
ممنوع ہے پھر تم کیون اپنی عورات سے ایسے حرام کامون پر راضی رہتے ہو گویا تم ان سے
ایک یا دو قسم کا زنا کرواتے ہو پھر تم ایک طور کے قلتبان ہوے معاذ اللہ بھلا ہم تم سے
پوچھتے ہین کہ تمھاری عورتین بھانک جھونک کے نامحرم مردون کا سیر دیکھتے اور کبھو آپ
بھی اپنے تئین انکو بتلاتے وے مردان بھی انکیتئین دیکھ لیتے اور حظ نفس اٹھاتے تم ان
کامون پر راضی ہون تو دیوثی ہے کہ نہین گناہ بے مزہ اسیکا نام ہے سہ بیحیا آپ غیر
پاوے مزا قلتبانی کا دیکھو لطف ذرا ؛ بعضی عورتین ایسی تقریر کرتے ہین کہ سب دلکے ساتھ
تعلق رکھتا ہے ہم جھانکین تو کیا ہمارا دل تو پاک ہے جواب اسکا یہ ہے کہ تم تو معصوم
نہین جو نفس اور شیطان کے دھوکے سے امن مین رہین ہر وقت شیطان قابو دھونڈ رہا ہے
کہ کسی طرح انسان کو فریب دیوے تم تو کیا بڑی بڑی شرفا عورتون سے بیعت لئے تو اسی بات پر
لئے کہ چوری نکرنا اور زنا سے بچے رہنا پھر ایسی بیعت لینا اشراف بی بیون سے کس لئے تھا اور گوشہ نشینی
کروانا حضرت سرور عالم کا حضرت ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما کو ابن ام مکتوم آندھے صحابی
سے کسواسطے تھا حالانکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان اشراف ہوتی ہوئین پرہیزگاری
اور خدا ترسی مین تمھارے سے کہین کے کہین بڑکر تھین اور ام المومنین کا خطاب ان پر صادق

آتے ہوئے گوشے کا حکم کیوں فرمائے حالانکہ دل آدمی کا آدمی کے ہاتھ میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ
کے ید قدرت میں ہے پھر اسپر بھروسا کرنا مکر ہے شیطان کا مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر میں انس بن
مالک سے یہ حدیث آئی ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب
القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ آمنا بک وبما جئت به فهل
تخاف علینا قال نعم ان قلوب بنی آدم بین اصبعین من اصابع الرحمن یقلبها کیف یشاء
یعنے انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرمایا کرتے کہ ای دلوں کے پھیرنے والے میرا دل میرے
دین پر ثابت رکھ انس کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ہم ایمان لائے آپ پر اور جو کچھ آپ
خدا پاس سے لائے اسپر سو کیا آپ کو ہم دین سے پھر جانیکا ڈر ہے فرمائے ہاں کیونکہ دلاں سب کے
ید قدرت کے دو انگلیوں میں ہے پھیرتا ہے جوں چاہتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ جل شانہ
نے سرور عالم کی بی بیوں کو گوشے پردیکا حکم فرمایا سو کیا ان پاک بی بیوں کے دلوں کا حال
خدا نہیں جانتا تھا جو باہر نکلنے اور بے گوشہ ہونے سے انکو منع فرمایا کیا تمہاری عصمت ان سے
بڑھ گئی جو کسیطرح کے قید کی حاجت نرہی بھلا ہم قبول کئے کہ تم بدکام کرنے سے بچو گے لیکن آنکھ کا
زنا تو ہوتا ہے نامحرموں کو دیکھا کرنے سے ۔ اور کان کا زنا ہوتا ہے نامحرم مردوں کا راگ سننے
سے بڑی نادر بات تو یہ ہے کہ جب کوئی نیک عورت ایسے کاموں سے اپنے کو بچا کر رکھے تو دوسری
عورتیں ایسی کاموں کی شوقیاں اس غریب بیچاریکا ٹھٹھا لے چلتے اور اسپر طعن کرتے اور کہتے کہ ہم
بدکار عورتیں ہیں جھانکتی ہیں تم نیک بی بی عصمت والی ہو مت جھانکو غرض ایسے مہملات
بکتے ہیں ۔ اب سب بی بیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ تمہاری بھلائی واسطے میں نے یہ کچھ لکھا
خفا نہ ہو عبرت لو حیا کو کام فرماؤ اور اس خیرخواہ کے حق میں دعا خیر کرو ۔ نہیں کی ہر حق

ہم نے نصیحت دل اپنا ہم سے آزردہ کرو مت اگر دوگے جھڑک کر مجھ کو گالی تمہاری دینداری پر
ہو رحمت اگر تم بات مانوگے ہماری رہیگی پھر تمہاری سالم عفت یہان نامحرموں سے آنکھ مونچو وہان
دیوے خدا جنت کی نعمت اور ای مسلمان بھائیو یہ بھی جانیو کہ سرور انبیا علی نبینا و علیہم السلام عورتون
کو بے احتیاط بلند مہاریون پر رکھنے سے اور انکو لکھنا سکھانے سے منع فرمائے ہین حدیث مین
آیا ہی لاتسکنوھن الغرف ولا تعلموھن الکتابت یعنے مت رہنے دو اپنی عورتون
کو بلند مہاریون پر بے احتیاط اور مت سکھاؤ انکو لکھنا پھر جو مردان اپنی عورات کو اپنے
پیغمبر کے فرمودے کے برخلاف بلند مہاریون پر بے احتیاط بٹھاتے ہین سو سخت بیجا کرتے ہین
الحاصل جھانکا جھونکی کرنے مین اور اجنبی مردون کا حسن و جمال دیکھنے مین کچھ نہ ہوا تو اتنا
تو ہوسکتا ہی کہ کبھو کسی عورت کا دل کسی مرد پر للچیے اور رغبت کرے کیونکہ شیطان جو
دشمن ہی مسلمانون کا رات دن سبکے ساتھ پھرتا ہی جب قابو پاتا ہی اپنا کام کرجاتا ہی —
مشہور ہی کہ عورتون کو مردون سے زیادہ شہوت ہی جب خوبصورت جوان عورت پر کسی مرد
جوان کی نظر پڑجاتی ہی تو خواہ مخواہ دل اسکا رغبت کریگا پھر جب جوان عورت کی نظر کسی
خوبصورت نوکیلے سجیلے طرحدار جوان پر جا پڑے تو البتہ اسکا دل بھی دوڑیگا اور جی للچیگا
اگرچہ مارے شرم کے بدکام مین پڑنے سے اپنے کو بچاوے اسیواسطے غیرت مند مرد اپنی
عورتون کو جھانکا جھونکی سے منع کرتا ہی کسی دکھنی شاعر نے کیا خوب کہا ہے جھانکو
نہ ای سکھن ہر دل جتو رہوگا بنتی ہی ہاشمی کی عالم مین شور ہوگا اور بعضے بے عقل زن
مرید کہا کرتے ہین کہ ہماری عورات اشراف بی بیان ہین انکی چال چلن ہمکو معلوم ہی جنکو اپنی
عورتون سے بدگمانی ہووے ایسا کیا کرین ہمکو ہماری عورتون سے خاطر جمعی ہی اور دوسرے

بیوقوف انکے اسطرح کے کہنے پر آفرین کہتے اور بولتے واہ واہ صاحب تم نے تو خوب جواب دیا
اور معترض کو شرمندہ کیا سبحان اللہ اگر ان احمقون کو دم اور سینگھ ہوتی تو انکی حیوانیت مین کچھ شک
نرہتا سوای آدمی صورت حیوان سیرت مین تو اسکا جواب دندان شکن اگے ہی لکھ چکا ہون پھر اب
افادے واسطے اعادہ کرتا ہون کہ تمہاری بی بیان شرافت اور عصمت مین سرور عالم کے بی بیون
اور بیٹیون سے بڑھ گئین جو انکو حاجت گوشے پردے کی ہوئی سرور عالم آندھے کے سامھنے آنے سے انکو
منع کیئے اور تمہاری عورتون کو حاجت گوشے پردے کی نرہی واہ کیا ایمان داری ہے اور دوسری
بات یہ ہے کہ یہ جواب تمہارا ہو بہو چیتے کارون کے جواب سے ملتا ہے جب کسی مسلمان نے اُن پر اعتراض
کیا کہ تمہارے مین کیا برا رسم ہے جو عورتون کو باہر نکالتے ہو۔ تو وے نصرانی کہے کہ ہماری عورتین
عصمت والی ہین اور بدنظری سے محفوظ تم مسلمانون کو اپنی عورتون کے عصمت وعفت کا بھروسا نہین اسلیئے
ان بیچاریون کو اتنے گوشے پردے مین رکھا کرتے ہو جب بات تمہاری انکی بات سے ملتی ہوئی تو تمکو
جواب دینا لائق نہین اب یہ بھی جاننا چاہیے کہ بعضے شریر بی بیون سے یقین ہے کہ اس بیان کو
سنتے ہی کہینگے کہ اوئی بہن وہ کون منڈی کاٹا ہے جو اشراف بی بیون کی مسخری کیا کوئی ہے کسکی
دیکھو نوا وہ کون ماتی ملا ہے جو ہم نجیب بی بیون کی شکایت اور ٹھٹھا لے چلا ایسی باتون اور
گالیون سے ہمارا کچھ نقصان نہین بلکہ تمہاری گالیان تمہین کو ہون ۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ تیسیر والی
عورتون کو سفر حج کا نامحرم کے ساتھ روا نہین ہے پھر دوسرا سفر کب روا ہوگا ایک لوگ عجب
سادہ مزاج ہین جو کہتے ہین کہ اشراف بی بیون کو نامحرم اشراف مردون کے ساتھ سفر مین روا
کیئے تو کیا مضائقہ کیونکہ جو اشراف عالی خاندان ہوا کرتے ہین سو غیر کے جورو بیٹی کو بہن سمجھتے
اور اشراف بی بیان بھی نامحرم مرد کو اپنا بھائی بیٹا باپ چچا جانتے پھر اسصورت مین انکے ساتھ

سفر کیے تو جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی جل شانہ اور اسکا حبیب رحیم و کریم صلی اللہ
علیہ وسلم تو اس بات کو حرام کہیے تم اسکو اپنے پر حلال جانے بھلا کہین حاکم علی الاطلاق جل شانہ یا اسکے رسول برحق
نہیں فرماتے ہین کہ کم ذاتون سے سفر مین گوشہ پردہ چاہیے اصل اشراف ہون تو ان سے گوشہ نہین بلکہ
حضرت نے تو صاف فرما چکے کہ سفر حضر مین نامحرمون سے گوشہ ضروری ہے کم ذات ہووین یا اشراف اور بھی جاننا چاہیے
کہ کوئی مرد کسی عورت کو ماں بہن کہے یا کوئی عورت کسی مرد کو باپ بیٹا یا بھائی کہے تو حقیقت مین یہ کہنا
ناتا نہین ہو جاتا اگر ہو جاتا ہی تو کوئی مرد کسی عورت کو کہا کہ تو میری جورو ہی یا کوئی عورت کہی کہ فلانا
شخص میرا مرد ہی تو یہ کہنا بھی ناتا ہوا حقیقت مین کوئی کسیکا نہ مرد ہوگا نہ جورو مگر جو خدا اور رسول
کے فرمودے سے ہون سو ہون کیا تم نہین جانتے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم زید کو بیٹا کرکے پالے تھے اور
لوگ بھی اسکو حضرت کا بیٹا کہا کرتے تھے باوجود اسکے زید آنحضرت کا بیٹا نہ ہوا اور اللہ تعالی نے منھ بولے
بیٹے کو اعتبار نہ کرنے کے واسطے یہ آیت فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ یعنے محمد صلعم
باپ نہین کسیکا تم مردون سے اور فرمادیا مَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ یعنے نہین ٹھہرایا تمہارے لیے
تمہارے لے پالک کو بیٹے پھر تو جب سے زید کو زید بن حارث کہنے لگے اور ہر منھ بولا بیٹا جو اگلے اترنے اس آیت
کے اپنے پالنے والے باپ سے منسوب ہوتا تھا بعد اترنے اسکے اپنے جنے باپ سے منسوب ہونے لگا اور یہ بھی
جاننا چاہیے کہ ازواج مطہرات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ جل شانہ کے فرمودے سے مسلمانون
کی مائیان ہین تس پر انکو گوشہ پردہ کا حکم کیا سو فرمایا إِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن
وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ یعنے جب مانگتے ہو آنحضرت کی بی بیون سے کچھ چیز کام
کی تو مانگ لو ورے پردے کے باہر اسمین خوب ستھرائی ہی دلون کو تمہارے اور انکے دلون کو جب مالک حقیقی
نے ان بی بیون کو مسلمانون کی مائیان بولا تس پر گوشے کا حکم کیا کیونکہ جنی مان نہین تھین پھر دوسرے کیے ہوئے

سے بیٹا بنا بھائی بنا ماں بنا بہن بنا کیونکر ثابت ہوگا اور حضرت صلعم نے ام سلمہ اور میمونہ رضی اللہ
عنہما کو اندھے صحابی سے گوشہ ہونے کو فرمائے سو آگے معلوم ہو چکا پھر نامحرم عورتوں کو اشراف لوگ
ماں بہن سمجھتے ہیں کرکے انکے سامنے نکلنا اور انکے ساتھ سفر کرنے کو روا رکھنا ابلیس کے مکروں سے ایک
مکر ہے اور نادر بات یہ ہے کہ آپسمیں بڑی بے شرمی ہے کہ کسی کی نئی شادی ہوئی پر نامحرم اقربا کو
بلوا کر دلہن کو لباس وزیور سے آراستہ انکے روبرو لاتے فقط اسی پر بس نکرکے معذور دلہن کی
گھونگھٹ اٹھا اٹھا کر ایک ایک غیر محرم مرد کو دکھلاتے جیسا کسی بیچنے کی چیز کو دکھلاتے ہیں اور یہ
دلہن بھی اس کام سے راضی ہوتے نعوذ باللہ منہا یہ بڑی بے حیائی کا کام ہے لوگونمیں اسکی رسم وعادت
ہو جانے کے سبب اسکی برائی نظر میں نہیں آتی اگر عقل کو نزدیک لاکے دیکھو تو صاف اسکی برائی معلوم
ہو جاویگی اسیطرح اگر کوئی سگا دور بستی سے آجاوے تو غیر محرم قرابت دار عورات ہیں اور دھر اسکے
آگے آتی ہیں اور جھک جھک کر پاؤں پر انکے ہاتھ ملتی ہیں بعضے عطر ملکر شیب تاب سے آکر سکر کر گلے
لگتے نعوذ باللہ منہا کتابونمیں تو عورت کو عطر لگانے سے منع کئے ہیں کیونکر بو اسکی دور تک
پہنچتی ہے تو غیر محرم مردوں کو للچاتی ہے جب گلے ملو تو پھر کیا پوچھے مگر عورتوں کو رنگدار خشبو جیسی صندل
ارگجا چکسا وغیرہ روا ہے مردوں کو روا نہیں یعنے بدن پر چھاپ کر دکھانا ناروا خشبو لینا روا ہے کبھی
جانئے کہ اللہ جلشانہ عورتوں کے آداب قرآن میں فرمایا قل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن
فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن
الا لبعولتھن او آبائھن او آباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی
اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن او ما ملکت ایمانھن او التابعین غیر اولی الاربۃ من الرجال او الطفل
الذین لم یظھروا علی عورات النساء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن وتوبوا

الی اللہ جمیعا یعنے کہدے ایمان والیون کو کہ نیچی رکھین اپنی انکھین اور تھامی رہین اپنی
ستر اور نہ دکھاوین اپنا سنگار مگر جو کھلی چیز ہو اس سے اور اوڑھی رہین اپنے گریبان پر
اور نہ بتلاوین اپنا سنگار مگر اپنے خاوند کو یا اپنے باپ کو یا سسر یا بیٹے کو یا اپنے خاوند کے
بیٹے کے آگے یا اپنے بھائی بھتیجون کے آگے یا بیگانہ عورات کے یا اپنے ہاتھ کے مال کے آگے جیسے غلام
بے شہوت اور باندیون کے یا ایسے ان لڑکون کے جنکو عورتون کے بھید معلوم نہون اور نہ مارین
پاؤن ایسا زمین کہ جسکی دھمک سے اپنا سنگار معلوم ہو جو چھپاتے ہو تم اور توبہ کرو تم اللہ جلشانہٗ
کے پاس سب مل کے ای ایمان والو شاید تم بھلائی پاؤ یہ بھی جانئے کہ شرافت کے سبب سے نیک گمانی کرکے نامحرمون
کے سامھنے نکلنا یا نکالنا روا ہوتا تو بڑے بڑے صحابی اور اہل بیت جو اتفاقی شرفا تھے اور ساری
بزرگان دین کے آپسمین نیک گمان رکھ لیلے غیر محرمون کے روبرو نکلتے یا نکالا کرتے پھر جب وے بزرگون ہین
نیک گمانی کے سبب کوی کسیکی روبرو نہ نکلے نہ نکلوائے پس ہم بدکار ہو نہین جو روز و شب صغیرہ کبیرہ
گناہون مین غرق ہین نیک گمانی سے غیر محرمون کے روبرو کیونکر نکلین اور نکلوائین کیا تم نہین سنے جو
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سی کی بی بی پر جو اللہ جل شانہ کے فرمودے سے سب مسلمانون کی
مان ہین ایکبار سفر مین اتفاقاً ایک غیر محرم شتربان اور حضرت عائشہ صدیقہ رض دو نو لشکر کے
پیچھے رہگئے تھے سو کیسا بہتان اٹھا تھا اور اللہ عالم الغیب کیطرف سے وحی نہ آئی تلک انکی پاکی ثابت
نہو سکی پھر دوسری بی بیون کا کیا حساب جو غیرون کے روبرو بے تحاشا نکلا کرین اور سفر حضر مین انکے
ساتھ رہا کرین تو بھی بہتان نہ اوٹھے اور کسطرح کسی کو باپ بھائی بیٹا کہنے سے بہتانون سے بچے کیونکہ
حضرت عائشہ رض پروردگار انکو مسلمانون کی مان بنایا ہی تو بھی اسوقت بہتان سے نہ بچے پھر تمہارا
ناتا لگانا کب کام آویگا اگر تم پاک بی بی ہو اور تم پر بہتان نہ تھے پھر تم کسطرح پاک ہوگے کیونکہ وحی

اترنا موقوف ہی لیس لازم یہ بات ہے کہ ایسی چال چلن سے دور رہنا اور نامحرموں کے ساتھ سفر جانے اور اُنکے روبرو بے ضرورت نکلنے سے بچنا آیندہ مختار ہو اور یہ بھی جان رکھو کہ آزاد عورتوں پر فرض ہے کہ اپنے سر کے بالوں کو اور سینے پیٹ پیٹھ اور ہاتھوں اور منھ کو غیر محرم مردوں کی نظر سے چھپاویں اگرچہ وے مردان نیک نظر پرہیزگار رہیں یا بدنظر بدکار اب کی بجا بیان عجب شوخ مزاج نکلی ہیں کہ نامحرموں کے روبرو نکلتے ہوئے سر کھلے بھی رہتے بلکہ کبھو دامنی سینے سے یا پیٹھ یا پیٹ سے سرکتی ہے کبھی لہنگا بندری یا زانو سے بلکہ ران تلک بھی ہوا ہو جاتا ہے تو بھی بے تحاشا کھلے ہو کے پھرتے نہ شرماتے نہ حیا کرتے اور بعضے نادان بے حجاب عورات نام کو کپڑا پہنتی ہیں ایسا باریک کہ جس سے تن بدن نظر پڑتا ہے حدیثوں میں عورت کو باریک کپڑا پہننے سے جس سے بدن نظر آوے منع فرما ہیں جیسا ابو داؤد کی حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اسما بنت ابوبکر صدیق ایک روز سرور عالم کے روبرو باریک کپڑا اوڑھی ہوئی آئی سو آنحضرت نے اس سے منھ پھیر لیئے اور فرمائے ای اسماء جب عورت جوان ہووے اسکو لائق نہیں کہ دکھاوے اپنے بدن سوائے منھ اور ہتھیلیوں کے اور حدیث میں امام مالک کے ہے کہ عبدالرحمان بن ابوبکر کی لڑکی باریک دامنی اوڑھی ہوئی تھی سو حضرت عائشہ نے اسکو چاک کر دئے اور ایک موٹی دامنی اُسے اُڑھا دی اور ایک حدیث میں مسلم کی آیا ہے کہ فرمائے ونساء کاسیات عاریات مائلات ممیلات رؤسهن كاسنمة البخت المائلة لا يدخلن الجنة یعنے وے عورتیں جو کپڑا پہنی ہیں لیکن ننگی ہیں یعنے ایسا باریک کپڑا پہنے ہیں کہ جس سے بدن نظر آتا ہے یا اس ڈھب پر پہنتے ہیں کہ جس میں ستر نہیں ڈھپتا جیسا دامنی اوڑھی پر سر کھلا رہے یا بازو یا پہلو یا پیٹ یا پیٹھ یا سر کے بال کھلے رہیں اور سروں پر ان عورتوں کے جوڑا بالوں کا رہے جیسے اونٹ کی پیٹھ پر کوہان سو ایسی عورتیں خواہش رکھنے والی غیر کی اور خواہش

ولانے والی غیرون کو سو دخل نہ ہوگی جنت مین ای بی بیو اس بیان کو جو سطور پر لکھا ہون سو تمہاری بھلائی واسطے ہی اور غیرت دلانے تم میرے پر غصہ نہ ہو تمہارے باپ بھائی کو اور فرزند و خاوند کو تمہارے پر ترس نہ آیا نہ غیرت اسواسطے تمہارے ایسے کپڑے مون پر راضی رہے ہا اور انکا ان مجھے بھی کچھ ضرور نہ تھا پر غیرت اسلامی سے تمہارا دل دکھایا برا نہ مانو عورتون پر رونا یکطرف بعضے بھلے آدمی کی صورت والی ایسے بےحیا بن گئے کہ کچھ بولا نہین جاتا وے بھی ایسے تنگ و چست کرگیان سروالان پہنے پھرتے ہین کہ جسمین سے نمونہ قبل و دبر کا موتی موتی چوتڑین اور ران پنڈریان خفضے باہر نکل پڑے ہم صاف نظر آتے نہ خالق سے ڈرتے نہ خلق سے شرماتے کپڑا ستر واسطے ہی نہ کہ خصمہ چوتڑین کپڑونمین لپیٹ لپیٹ کر لوگون دکھلانے اگر ایسا ہی بتلانا منظور ہو تو کپڑے نکال کر پھینک دینا تھا غرض ایسی تنگ و چست سروالین خصیہ کا پہنے ہوئے ماں بہن کے روبرو چلنا پھرنا نہیت بیحیائی ہی ہے بی بیون کو بھی لازم ہی ایسے بیحیا لباس والونکو گھرونمین نہ آنے دین اگرچہ قرابت دار ہو خدا کو نفرت

ابیات

اجی بی بیو گوشہ پردہ کرو
نظر پھیر لو پاک پردہ کرو
سدا چادر عصمت کی اوڑھی رہو
حیا سے پرت اجنبی جوتری رہو
کرو بی حجابی کا بدنام نام
بے ایمان ہی مت رکھو اس سے کام
کرو بےحجابی کا تم عیب فاش
بدی کا پاک دامن کی اسکو تلاش
وہ بےشرمی باندیکا خانہ خراب
کبھو مت رکھو اسکا تم آب و تاب
رسول خدا کو چھپے ای فاطمہ
طفیل انکے ہو خیر پر خاتمہ
بھلی جسمین عورت کہ ہی کون بات
سو فرما کے خیر النسا بالذات
وہ اپنے کو غیرون سے بالکل چھپائے
نگاہون کینین آپ بھی نا نظر جھکائے
اگر فاطمہ کی ہو تم باندیان
کرو انکی نصیحت پہ قربان جان

تمت